السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ کہاں ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اپنی ذات کے اعتبار سے اللہ تعالی عرش پر مستوی ہے، جیسا اس کی شان کے لائق ہے، لیکن ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے ۔

ارشاد باری تعالی ہے ۔ :

اِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذى خَلَقَ السَّموتِ وَالأَرضَ فى سِتَّةِ أَيّامٍ ثُمَّ استَوى عَلَى العَرشِ ٣ ... سورة یونس

''بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا''.

دوسری جگہ فرمایا :

الرَّحمـٰنُ عَلَى العَرشِ استَوىٰ ٥ ... سورة طہ

''رحمن عرش پر قائم ہے''

معاویہ بن حکم سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ایک لونڈی تھی جو بکریاں چراتی تھی، ایک دن بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا، مجھے غصہ آیا اور میں نے اسے تھپڑ رسید کر دیا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے میرے فعل کو برا کہا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آ، میں اسے آپ کے پاس لے گیا، آپ نے اس سے پوچھا، اللہ تعالیٰ کہاں ہے، لونڈی نے جواب دیا : ''فی السمائ''آسمان میں، آپ نے پوچھا کہ ''میں کون ہوں؟''کہنے لگی آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا : ''اسے آزاد کر دو ''فَاِنَّهَا مُؤْمِنَة'''' یہ مومنہ ہے'' (مسلم : 537)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے

مام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا :

الاستواء معلومٌ، والكيف مجهولٌ، والإيمان به واجبٌ، والسؤال عنه بدعةٌ".

(استواء معلوم ہے، لیکن اس کی کیفیت مجہول ہے، اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کے متعلق سوال بدعت ہے)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم